بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوۃ میں ملی ہوئی چیز آگے گفٹ دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر ہمیں کوئی سوٹ یا رقم زکوۃ میں ملے، تو پھر ہم وہ کسی کو گفٹ کرسکتے ہیں؟

جواب

اگر آپ مستحق زکوۃ ہیں (یعنی غیر ہاشمی ہیں اور شرعی فقیر بھی ہیں)، اور آپ کو کسی کی جانب سے زکوۃ میں سوٹ یا رقم ملی، اور آپ کا اس پر مکمل طور پر قبضہ بھی ہوگیا، تو آپ اس کے مالک ہیں، جو چاہیں کرسکتے ہیں، آپ چاہیں، تو اسے خود استعمال کریں، اور چاہیں تو کسی اور کو گفٹ وغیرہ کردیں، جبکہ گفٹ وغیرہ کرنے کی اہلیت آپ میں موجود ہو۔

بخاری شریف میں ہے "قالت: وأتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم، فقلت: هذا ما تصدق به على بريرة، فقال: «هو لها صدقة، ولنا هدية" ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: اور نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گوشت لایا گیا تو میں نے عرض کہ: یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ بریرہ کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، ص 277، رقم حدیث 1493، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

عمدۃ القاری میں ہے "وحاصله أنها إذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحكمها... وللهاشمي أكله منها" ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ جب صدقہ لینے والا شخص اسے قبضہ کرلے تو اس چیز سے صدقہ کا وصف اور حکم ختم ہوجاتا ہے اور ہاشمی کے لیے بھی اس میں سے کھانا جائز ہے۔ (عمدۃ القاري شرح صحيح البخاري جلد 09، صفحہ 132، مطبوعہ: کوئٹہ)

بحرالرائق میں ہے "وكذا لو وهبها له علم أن تبدل الملك كتبدل العين" ترجمہ: اسی طرح اگر فقیر وہ چیز مالدار کو ہبہ (تحفہ) کردے تو بھی جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ملکیت کا بدل جانا (مالک کا تبدیل ہوجانا) ایسا ہی ہے جیسے خود عینِ مال کا بدل جانا۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد 02، صفحہ 427، مطبوعہ: کوئٹہ)

کسی کو ہبہ کرنے کے لیے چیز اپنی ملک ہونا ضروری ہے، چنانچہ درمختار میں شرائط ہبہ کو بیان کرتے ہوئے مذکور ہے "وشرائط صحتها في الواهب العقل والبلوغ والملك" ترجمہ: ہبہ کرنے والے میں ہبہ کی صحت کی شرائط (1) عقل (2) بلوغ اور (3) **ملکیت ہونا** ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الھبۃ، جلد 8، صفحہ 568، مطبوعہ: کوئٹہ)

اپنی ملک میں کوئی چیز آجانے کے بعد ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہے، چنانچہ قربانی کی کھال بطور ہبہ ملنے پر اسے آگے دینے کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "(قربانی کی کھال) **غنی کو ہبہ کرسکتے ہیں** کہ وہ اپنا تمول نہیں۔ پھر اس غنی کو اختیار ہے چاہے داموں کو بیچ کر

اپنے خرچ میں لائے چاہے **کسی کی اجرت یا تنخواہ میں دے چاہے اپنی زکوۃ میں دے** اور اس کی زکوۃ ادا ہو جائے گی کہ اب حکم اضحیہ منقطع ہوگیا، **وہ اس کی ملک ہے جو چاہے کرے**۔ لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کی وجہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لے ہدیہ ہے۔ "(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ494، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ہر شخص اپنے مال میں کسی بھی قسم کا جائز تصرف کر سکتا ہے، چنانچہ فتاوٰی رضویہ میں ہے "ہر شخص اپنی صحت میں اپنے مال کا مختار ہے۔"(فتاوٰی رضویہ، ج19، ص238، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوٰی امجدیہ میں ہے "ہر شخص کو اپنے مال کا زندگی میں اختیار ہے چاہے کُل خرچ کرڈالے یا باقی رکھے۔"(فتاوٰی امجدیہ، ج03، ص267، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوشاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-5116

تاریخ اجراء: 02 محرم الحرام 1448ھ/18 جون 2026ء